سوال

(734) اولاد نہ ہونے کی صورت میں دوسری شادی کرنا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

میرا شوہر میرے ہاں اولاد نہ ہونے کے باعث دوسری شادی کرنا چاہتا ہے اور میں اس کے لیے کسی طرح راضی نہیں ہوں، اور وہ بھی صرف غیرت کی بنا پر۔ تو کیا مجھے شرعی طور پر حق حاصل ہے کہ اپنا مقدمہ قاضی کے سامنے پیش کردوں تاکہ مجھے اس شوہر سے طلاق مل جائے؟ خیال رہے کہ شوہر اس وقت تک دوسری شادی نہیں کرسکتا ہے جب تک کہ پہلی بیوی اجازت نہ دے دے۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

مرد کے لیے ہر طرح سے جائز ہے کہ وہ اپنی بیوی سے اجازت لیے بغیر چار تک شادیاں کرسکتا ہے۔ اور وہ اس کا کسی طرح پابند نہیں ہے کہ پہلی بیوی سے رضا مندی لے۔ اس خاتون کو اللہ تعالیٰ کا شکر کرنا چاہیئے کہ اس کا شوہر اس سے باوجود اولاد نہ ہونے کے ایک طرح سے محبت کرتا اور اسے طلاق نہیں دینا چاہتا ہے۔ ہوسکتا ہے کہ اگر یہ اسے طلاق دے دے تو پھر اس کی کہیں اور شادی ہی نہ ہو۔

ہر عورت کو چاہیئے کہ باخبر رہے کہ غیرت کے نام پر اس حد تک آگے نہ بڑھ جائے کہ حرام اور باطل میں داخل ہوجائے۔ بلکہ اگر کوئی عورت بغیر کسی معقول سبب کے طلاق کا مطالبہ کرتی ہے تو یہ ایک کبیرہ گناہ ہے۔

طلاق طلب کرنے کے چند اسباب ہیں جو علماء کے ہاں معروف ہیں مثلاً شوہر اخراجات مہیا کرنے سے عاجز ہو یا اسے جنون کا عارضہ ہو جو عورت کے لیے کسی خطرے کا باعث ہو اور وہ اس کے باعث امن میں نہ ہو یا اسے کوئی ایسا مرض لاحق ہو جائے جو عورت کے لیے باعث ضرر وغیرہ۔ اگر اس طرح کے کسی سبب سے طلاق مانگے تو جائز ہے۔

لیکن اس سبب سے طلاق کا مطالبہ کرنا کہ وہ کسی دوسری عورت سے شادی کرنا چاہ رہا ہے، اور اس اعتراف کے باوجود کہ اس کی بنیاد صرف غیرت ہے۔ میں اس خاتون کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اس حدیث کے ذریعے متنبہ کرتا ہوں۔ حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

ایما امراة سالت زوجها الطلاق بغیر ما باس فحرام علیها رائحة الجنة

’’جو کوئی عورت اپنے شوہر سے بغیر کسی خاص وجہ کے طلاق کا مطالبہ کرے تو اس پر جنت کی خوشبو حرام ہے۔‘‘ (سنن ابی داود،کتاب الطلاق،باب فی

الخلع، حدیث : 2226 وسنن الترمذی، کتاب الطلاق، باب المختلفات، حدیث : 1187 ومسند احمد بن حنبل : 277/5، حدیث : 22433۔)

اس پر مزید یوں بھی دیکھنا چاہئے کہ ایسی صورت میں مسلمان قاضی ہر گز ہر گز طلاق نہیں دے گا۔ قاضی کو طلاق دینے کا حق ہی حاصل نہیں ہے۔ طلاق کا فیصلہ تو رب الارباب جل وعلا کرتا ہے۔ ([1]) خواہ ہزار قاضی بھی ہوں اور بغیر شرعی سبب کے طلاق دیں تو طلاق نہیں ہوگی۔ اور اگر بالفرض اس طرح طلاق کے بعد اگر آپ نے کہیں شادی کر بھی لی تو آپ کا یہ نکاح باطل ہوگا اور مدت الحیات زنا اور بدکاری کی زندگی گزاریں گی۔ یہ وہ اہم اساسی نکتہ ہے جو آپ کو اس مسئلے میں بتا دیا گیا ہے۔

اور جو آدمی اللہ کی شریعت چھوڑ کر انسانوں کے خود ساختہ قوانین کی طرف جاتا ہے، ضرور ہے کہ اللہ اسے دنیا میں ذلیل اور آخرت میں عذاب سے دوچار کرے گا، سوائے اس کے جو اللہ چاہے۔ الغرض آپ کو اس قسم کے جذبات سے متنبہ رہنا چاہیئے، یہ ایک بڑا فتنہ ہے!

---

[1] یعنی جو قرآن وحدیث میں شرعی اصول وضوابط میں موجود ہے۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

احکام ومسائل، خواتین کا انسائیکلوپیڈیا

صفحہ نمبر 523

محدث فتویٰ